پروفیسر محمد اکرام تائب

''رنگِ سخن''

سکوں اک پل نہیں ملتا کرائے کے مکانوں میں
''تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں''

یہ وی سی آر، ٹی وی اور کیبل کا کرشمہ ہے
حیا اب نام کو باقی نہیں جو نوجوانوں میں

تمھیں نقصان کیا پہنچے گا فصلوں کی تباہی کا
یہ سب محرومیاں تم بانٹ دو میرے کسانوں میں

شعاعِ حُسن پھوٹے کس طرح مدقوق چہروں سے
جوانی لٹ گئی ہے مفلسوں کی کارخانوں میں

محبت، دوستی، پاسِ حیا، عفو و کرم، احساں
یہ سب اوصاف ملتے ہیں پرانی داستانوں میں

مٹا دو نفرتیں ساری شریکِ زندگی بن کر
چلے گی دشمنی کب تک ہمارے خاندانوں میں

سپاری رہ گئی منہ میں مگر ہیں دانت سب غائب
چھپا ہے کون جادوگر تمہارے پاندانوں میں

چمک تھی کس قدر زر میں کہ آنکھیں ہو گئیں خیرہ
کھنچے ہی رہ گئے ہیں تیر سارے سب کمانوں میں

کہیں پہ فائرنگ، آتش زنی اور بم دھماکے ہیں
تری غداریوں کے تذکرے ہیں آسمانوں میں

کوئی بھولے سے بھی آیا نہ مردِ حق کی محفل میں
سبھی ہیں کھو گئے جا کر ترانہ کے ترانوں میں

کٹی ہو جس کی جڑ تائبؔ شجر وہ سوکھ جاتا ہے
زمیں کو بھول مت جانا کہیں اونچی اُڑانوں میں

❁ ❁ ❁